

ابتدائی درجات میں قرآن پاک ناظرہ کی تدریس سے قبل بنیادی قواعد پڑھانے کا طریقہ کار
ابتدائی درجات مثلاً کے جی، اول وغیرہ میں جہاں سے قرآن پاک ناظرہ کی تدریس کی بنیاد فراہم کرنی ہوتی ہے، ان میں
عربی کی تدریس کے لئے مندرجہ ذیل نکات پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ سب سے پہلے جملہ حروف تہجی کی اچھی طرح پہچان اور مشق کرادی جائے تاکہ بچہ کسی بھی حرف کو دیکھ کر فوراً اس کو پڑھ سکے
اور اس کا صحیح تلفظ ادا کر سکے بالخصوص س، ث، ص، ش، ر، ز، ض، ظ وغیرہ۔ حروف کے نام رٹانے کے بجائے آواز پڑھائی
جائے جیسیں مکومیں نہیں بلکہ (زبر کی حرکت کے ساتھ) اگرچہ بالکل صحیح م کے لئے آم، ب کے لئے آب، رج کے لئے آنج، ت
کے لئے آٹ وغیرہ ہے۔ پھر بھی طباۓ کی آسانی کے لئے زبر کی حرکت کے ساتھ بتایا جاسکتا ہے۔

ہم صوتی حروف جن کے مخارج میں معمولی فرق ہوتا ہے مگر لفظ میں آنے معنی میں غیر معمولی فرق پڑ سکتا ان کو ایک ساتھ مشق کرایا
جائے جیسے۔ (ا، ع) (س، ث) (ز، ذ، ض، ظ) (ج، ز) (ک، ق) (ھ، ح) (ت، ط)

۲۔ مکمل حروف کی اچھی طرح مشق ہو جانے کے بعد ان پر بتدریج زبر، زیر، پیش اور مد کی حرکت کی مشق کرائی جائے۔ ایک
وقت میں ایک ہی حرکت جیسے حج ل ق پ ح خ، ک ظ، د وغیرہ ایک ساتھ ایسے حروف کا مجموعہ
 منتخب کیا جائے جن سے کوئی لفظ بن جاتا ہو جیسے۔ حَمَلَ حَلَقَ حَبَلَ

۳۔ حروف کی آدھی شکلوں کی مشق کرائی جائے اور بتایا جائے کہ جب دو یادو سے زیادہ حروف مل کر کوئی لفظ بناتے ہیں تو آخری
حروف کو چھوڑ کر تمام حروف آدھے یا کٹ کر یا شکل تبدیل کر کے لکھے جاتے ہیں۔ (کچھ حروف ہمیشہ پورے ہی بنتے ہیں چاہے وہ
شروع میں آئیں، آخر میں اور درمیان میں۔ جیسے الف

۴۔ حروف کے گروپ لے کر ان کی دیگر حروف سے ملاوٹ سمجھائی جائے جیسے ب، پ، ت، ٹ، ن، ی، ے کی ملاوٹ دیگر
حروف۔ ان کی آدھی شکلیں مشترک ہیں صرف نقطہ کا فرق ہوتا ہے۔ (واضح رہے کہ عربی الفاظ میں پ اور ٹ کا استعمال نہیں ہوتا

(ع،غ)(د،ز) (فق) وغیرہ کی دیگر حروف سے ملاوٹ۔

۵۔ زبر، زیر، پیش، جزم، مد، اور تشدید کی مشق حروف کے ساتھ کرانے کے بعد جب بچہ حروف کی آدھی شکل سے بھی واقف ہو چکا ہو تب اس کو حروف کو ملا کر الفاظ پڑھنے کی مشق کرائی جائے۔

جَبَ لَ (جَبَلَ) قَتَلَ (قَتْلَ) قُتِلَ (قُتْلَ) أَقْبَلَ (أَقْبَلَ) جَلَسَ

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچے کے اندر پڑھنے کی صلاحیت پیدا کی جائے رٹایانہ جائے۔ استاد چاک اور دسٹر ہاتھ میں لے کر بلیک بورڈ کے ساتھ کھڑا ہوا اور درجہ میں جس قاعدے کی مشق کرانی ہوا سی مناسبت سے الفاظ کا انتخاب کر کے بچوں سے پڑھوایا جائے۔ کسی قاعدے کی مشق کرانے کے لئے اس قاعدے پر منی پائچ چھ الفاظ منتخب نہ سیاہ پر بلیک وقت لکھ کر پورے درجے کے بچوں کو باری باری بلا کر انہیں الفاظ کونہ پڑھوایا جائے۔ اس طرح کرنے پر کچھ دیر بعد منتخب سیاہ پر لکھے ہوئے تمام الفاظ بچوں کو زبانی از بر ہو جاتے ہیں اور وہ پھر ان الفاظ کو غیر شعوری طور پر بغیر سمجھے ہوئے یادداشت کی بنیاد پر فرفروڑھ دیتے ہیں اور استاد یہ سمجھتا ہے کہ تمام بچے اچھی طرح سمجھ گئے حالانکہ صورت حال اس کے خلاف ہوتی ہے۔ بچے سمجھ کر نہیں بلکہ ایک ہی سابق کی تکرار کے سبب رٹ کر پڑھتے ہیں۔ اس سے نچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ استاد بلیک بورڈ کے پاس کھڑا رہے اور ہر بچے سے نیا سابق پڑھوائے۔ مثلاً اگر پہلے بچے سے خلق پڑھوایا گیا ہے تو اب درجہ کے کسی دوسرے بچے سے خلق ہرگز نہ پڑھوایا جائے بلکہ کوئی دوسر الفاظ جیسے مرض لکھ کر پڑھوایا جائے۔ اسی طرح ہر نئے بچے سے نیا سابق (لفظ) پڑھوایا جائے۔ اسی طرح ترتیب سے جملہ قواعد کی مشق کروادی جائے۔ جیسے جیسے معیار بڑھتا جائے کوشش کی جائے کہ قرآن پاک کے ہی الفاظ منتخب کئے جائیں تاکہ بعد میں آسانی ہو سکے۔

جیسے۔ زبر، زیر، پیش، جزم، تشدید، تنوین، غنة وغیرہ کی مشق ہو جانے کے بعد یا جتنے بھی قاعدے کی مشق ہو جائے اس کے اندر جتنے الفاظ ممکن ہوں قرآن پاک سے منتخب کئے جائیں۔

الحمد ثم اریت الہا کم التکاثر حتى الم نشرح فاما من بعد اذا جاء

(مسلسل صفحہ 3) (2)

الله ایہا الکافرون مما انا اعطیئناک الکوثر

قا

ابتداء میں روانی کے بجائے مخارج کی صحیح ادائگی، آواز کا اتار چڑھاؤ، بلند اور واضح آواز میں پڑھنے پر زور دیا جائے۔ طالب علم کے پاس جا کر سنتے کے بجائے استاد اپنی جگہ پر (بلیک بورڈ) کے قریب ہی ٹھہرے اور بچوں سے اتنی بلند آواز میں پڑھوائے کہ صرف استاد ہی نہیں بلکہ پوری جماعت اچھی طرح اس آواز کو سن سکتے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اجتماعی طور پر اصلاح کے وقت ہر بچہ اس غلطی کو سن چکا ہوتا کہ دوبارہ دوسرے بچے اس غلطی کو نہ دھرائیں۔

بچے کے غلط پڑھنے پر استاد فوراً ہی صحیح لفظ نہ ادا کر دے بلکہ پہلے پورے درجہ کو مناطب کر کے ان سے پوچھئے کہ اس بچے نے صحیح پڑھایا غلط اور اگر غلط پڑھاتو کیا غلطی کی، صحیح کیا ہو گا یہ بچوں سے ہی نکلو یا جائے اور صحیح جواب مل جانے پر جس بچے نے غلط پڑھا ہے اس سے اس لفظ کو صحیح کر کے (کئی بار) دھرانے کہا جائے۔ اگر بالفرض کوئی بھی بچہ اس غلطی کو نہ پکڑے تو پکڑ لے مگر ایک بھی بچہ صحیح نہ بتا سکتے تو استاد خود بتا دے مگر اس صورت میں استاد کو سوچنا چاہئے کہ اس کی تدریس میں کیا نقش رہ گیا جس کی وجہ سے سمجھائے گئے قاعدے کی مشق کے دوران بھی ایک بھی بچہ کسی دوسرے بچے کے غلط پڑھنے پر اس کی اصلاح نہیں کر سکا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی نہ کسی سطح پر استاد کی تدریس میں کوئی کمی رہ گئی یا اس قاعدے کو اچھی طرح ذہن نہیں کرایا جاسکا۔ اس صورت میں اعادے کی ضرورت ہوگی۔ اگلا قاعدہ پڑھانے سے قبل پہلے پڑھانے گئے قاعدے کا آموختہ یا اعادہ چند مثالوں یا مشقی سوالات کی مدد سے ضرور کیا جاتا رہے ورنہ پچھلا بھولتا جائے گا۔ ایسی تدریس کا کیا حاصل جس میں جو کچھ پڑھایا جا چکا ہے وہ دو تین ماہ میں بھلا دیا جائے۔

جملہ قواعد کی مشق کے بعد طالب علم کو پارہ عمدیا جائے اور اس کی قرات کرائی جائے۔ اس دوران طلباء جو غلطیاں کریں اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے اور بلیک بورڈ کا بھر پورا استعمال کر کے غلطیوں کی اجتماعی اصلاح کرائی جائے۔ روانی پر ابھی بھی زور نہ دیا جائے البتہ زیادہ ایک سانس میں پڑھے، غلط جگہ نہ ٹھہرے اور ٹھہر نے کی علامات کا لاحاظہ رکھے۔ بتدریج رموز و اوقاف سے واقف کر جائے۔ قرات کے موڑ قواعد مشق کرائے جائیں۔ اصول نہ رٹائے جائیں بلکہ مشق کے ذریعہ ذہن نہیں

کب غنہ کریں گے اور کب نہیں کریں۔ زبر، کھڑا زبر، مد، وغیرہ ہو تو کتنا کھینچیں گے۔ زاورد، س، ص اور ث کی ادائیگی میں فرق، ب سے پہلے م ہو تو کس طرح پڑھیں گے۔ الف کو کن صورتوں میں نہیں پڑھیں۔ جیسے جیسے الفاظ آتے جائیں ان سے متعلق قواعد کی مشق کرتے رہیں۔ اسی طرح غنہ، اخنا، ادعام، قلقله، روپ اور ہلاکا وغیرہ پڑھنے کی مشق کرائی جائے اور کثیر مثالوں کے ذریعہ ذہن نشین کرایا جائے۔ زیادہ زور مشق کے ذریعہ سیکھنے پر دیا جائے قرأت کے قواعد رٹانے پر نہیں۔ قرآن پاک پڑھاتے وقت قرآن کی روح بھی ذہن میں اتاری جائے۔ سورتوں کا تعارف، ان میں آئے ہوئے اہم واقعات، احکامات، تعلیمات سے بھی طلباء کو روشناس کرایا جائے۔ طلباء کے معیار کو ذہن میں رکھ کر اس کی تدریس کی جائے۔ ان کے معیار سے بلند یا ان کی عمر اور فہم سے بالاتر باتیں نہ زیر بحث لائی جائیں۔ بعض واقعات کو کہانیوں کی شکل میں سنایا اور ذہن نشین کرایا جا سکتا ہے۔ ان واقعات سے ہمارے لئے کیا سبق ہے اصل توجہ اور زور اس بات پر دیا جائے ورنہ محض تفریح کسی کہانی یا واقعہ کو سناد یا تدریس کا مقصد نہیں۔

مرتبہ۔ عرفان احمد صدیقی، پنبل، درسگاہ اسلامی ہائی سکینڈری اسکول، مغلپورہ، فیض آباد

Darsgah-e-Islami Hr Sec School, Mughalpura, Faizabad 224001

www.darsgahcollege.org, darsgah@gmail.com

Tele: (0) +91-5278-240032, 9889 180 196, 94 510 36 672